

08-09-2020



## وفاقی محتسب انصاف کی فراہمی میں پیش پیش

وفاقی محتسب سید طاہر شہباز نے گزشتہ دنوں ایوان صدر میں منعقدہ "محتسین کافنس" کے دوران اعداد و شمار کے حوالے سے جو شماہی رپورٹ پیش کی وہ اس ادارے کی مثالی کارکردگی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ انہوں نے بتایا کہ وفاقی محتسب میں شکایات کا اندر ارج معمول کے مطابق جاری ہے اور کرونا کی وجہ سے نہ صرف وفاقی محتسب سیکرٹریٹ کا کام متاثر نہیں ہوا بلکہ گزشتہ برس کے ابتدائی چھ ماہ کے مقابلے میں اس سال شکایات میں اضافہ ہوا۔ گزشتہ برس 2019ء کے پہلے چھ ماہ کے دوران 34151 شکایات موصول ہوئی تھیں جب کہ جنوری سے پہلے آنے والی شکایات سمیت 35895 شکایات کے فیصلے کئے گئے تھے۔ اس سال یکم جنوری سے 30 جون 2020ء تک 47285 شکایات موصول ہوئیں جب کہ جنوری سے پہلے آنے والی شکایات کے فیصلے کئے گئے گویا موصول ہونے والی شکایات میں 46%; 46% 38 اضافہ ہوا۔ سب سے زیادہ شکایات بھلی سپلانی کرنے والی کمپنیوں کے خلاف تھیں جن کی تعداد 15412 بنتی ہے۔ ان میں سے 13,826 شکایات کے فیصلے کئے گئے۔ سوئی گیس کے خلاف 6114 شکایات موصول ہوئیں اور جنوری سے قبل آنے والی شکایات سمیت 6553 شکایات کے فیصلے ہوئے۔ ان اعداد و شمار سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ وفاقی محتسب سیکرٹریٹ کے افسران اور عملے کے افراد کتنی مستعدی اور لگن کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ دس ادارے جن کے خلاف سب سے زیادہ شکایات موصول ہوئیں ان میں نادرا، پاکستان پوسٹ آفیس، علامہ اقبال اور پنیوری، پاکستان بیت المال، پاکستان ریلوے، اسٹیٹ لائف انشوئرنس، بنیظیر انکم سپورٹس پر گرام، آئی بی اور ای اوبی آئی شامل ہیں۔

محتسین کافنس کے اختتام پر صدر مملکت ڈاکٹر عارف علوی نے وفاقی محتسب کی کارکردگی اور رفتار کارکور سراہتی ہے اس کے دائرہ کارکو و سعت دینے اور عوامی آگاہی اور شکایات کنندگان کو مزید سہولیات فراہم کرنے کے لئے سوشل میڈیا اور دیگر جدید تکنیکوں کے زیادہ سے زیادہ استعمال پر زور دیا۔

خاران بلوچستان میں حال ہی میں نئے علاقائی دفتر کا افتتاح کیا گیا ہے جس سے بلوچستان کے دور دراز کے علاقوں کے لوگوں کو اپنے گھر کے قریب ریلیف ملے گا۔ قبل از یہ وفاقی محتسب کے 13 علاقائی دفاتر کوئٹہ، پشاور، لاہور، کراچی، ملتان، ایبٹ آباد، ڈیرہ غازی خان، گوجرانوالہ، اسلام آباد، سکھر جیور آباد، بہاول پور اور فیصل آباد میں کام کر رہے تھے۔ خاران میں نئے دفتر کے قیام کے بعد وفاقی محتسب کے ملک بھر میں علاقائی دفاتر کی تعداد 14 ہو گئی ہے۔

وفاقی محتسب نے شکایات کے نوری ازالہ کے لئے تمام وفاقی اداروں کو مہابت کر رکھی ہے کہ وہ ادارہ جاتی سطح پر شکایات کو حل کرنے کا نظام وضع کریں تاکہ چھوٹے موٹے مسائل و ہیں حل ہو جائیں چنانچہ بیشتر وفاقی اداروں نے اپنے ہاں شکایات سیل قائم کر رکھے ہیں جہاں کوئی بھی شخص اپنے ادارے کے خلاف شکایت درج کر سکتا ہے جو دو ہرے کمپیوٹر ائزڈ نظام میں شامل ہو جاتی ہے، اگر ادارے کی سطح پر یہ شکایات 30 دن میں حل نہ ہوں تو وہ ایک خود کار نظام کے تحت وفاقی محتسب کے کمپیوٹر ائزڈ سسٹم پر منتقل ہو جاتی ہیں اور وفاقی محتسب میں ان پر کارروائی شروع ہو جاتی ہے اس مقصد کے لئے وفاقی حکومت کے 188 اداروں کو وفاقی محتسب کے کمپیوٹر ائزڈ نظام سے مستقلًا مسلک کیا جا پکا ہے جب کہ باقی وفاقی اداروں کو بھی اس نظام کے ساتھ مسلک کیا جا رہا ہے۔

وفاقی محتسب کے فیصلوں پر کوئی بھی فریق نظر ثانی کی اپیل کر سکتا ہے جس کا فیصلہ 45 دن میں کر دیا جاتا ہے۔ فیصلوں کے خلاف اپیل صرف صدر پاکستان کو کی جاسکتی ہے۔ صدر پاکستان عموماً محتسب کے فیصلوں کو بحال رکھتے ہیں۔ پچھلے برس وفاقی محتسب کے 74,896 فیصلوں میں سے صرف 317 فیصلوں کے خلاف صدر پاکستان کو اپیل کی گئی جس میں سے صدر پاکستان نے صرف 23 اپیلیں قبول کیں جو شکایات کنندگان کی تھیں، ابجنسی کی طرف سے وفاقی محتسب کے خلاف صدر پاکستان نے کوئی ایک اپیل بھی قبول نہیں کی تھی۔

وفاقی مختصہ نے اپنے آپ کو صرف شکایات کے فیصلوں تک محدود نہیں رکھا بلکہ مختلف اداروں کے نظام کی اصلاح کے لئے متعاقہ شعبوں کی نامور شخصیات کی سربراہی میں 26 کمیٹیاں بھی تشکیل دیں۔ ان کمیٹیوں نے دیگر حکوموں کے علاوہ، نادرا، پاکستان پوسٹ، ریلوے، ادارہ، قومی بچت، بیرون ملک پاکستانیوں کے مسائل، سرکاری ملازمین کی پیش نے کے مسائل اور جیل خانہ جات کے حوالے سے سفارشات مرتب کیں جن پرختنی سے عمل درآمد کے باعث بہت سے مسائل حل ہوئے اور بھی تک ہور ہے ہیں۔ ان ہی میں ایک کمیٹی جیل خانہ جات کی اصلاح اور قیدیوں کے حقوق کے تحفظ کے سلسلے میں بھی تھی۔ وفاقی مختصہ کی اس کمیٹی نے ملک بھر کی جیلوں کے دورے کر کے وہاں قیدیوں کی حالت زار کا مشاہدہ کیا اور پھر بنیادی انسانی حقوق کی فراہمی کے حوالے سے جیلوں کے نظام کی اصلاح کے لئے سفارشات مرتب کرنے کے ساتھ ساتھ عملی اقدامات بھی اٹھائے جس میں مجید حضرات اور صوبائی حکومتوں کے ساتھ کر قیدیوں کے لئے جیلوں کے اندر سہولیات فراہم کرنے کا بندوبست کیا گیا۔ ایسے قیدیوں کا جرمانہ، دیت، دامن اور ارش کی قیمت ادا کر کے چھوٹی عید سے قبل ان کو رہائی دلوائی گئی جو صرف جرمانہ کی رقم نہ ہونے کے سبب پس دیوار زندگی پڑے تھے۔ دیگر صوبوں کے علاوہ سال 2019ء میں صرف پنجاب کی جیلوں سے 865 قیدیوں کو رہائی ملی جن کے لئے تقریباً 27 کروڑ روپے ادا کئے گئے۔ اسی طرح بہت سے قیدیوں کو مفت قانونی امداد بھی فراہم کی جاتی ہے۔ صوبائی حکومتوں کی جانب سے وفاقی مختصہ کو بتایا گیا کہ پچھلے سال بار ایسویی ایشنز اور یا مین اوڈی سی کے تعاون سے پورے ملک میں 1500 سے زائد قیدی اس سہولت سے مستفید ہوئے۔ ایسے ہی جسٹس (ر) ناصر اسلام زاہد کی تنظیم سندھ کی 20 جیلوں میں قیدیوں کو مفت مدد فراہم کر رہی ہے۔ وزیر اعظم کی جانب سے بیرونی ظفر کی سربراہی میں بنا گئی کمیٹی بلوجہستان میں قیدیوں کو مفت قانونی مدد فراہم کر رہی ہے۔ بیمار قیدیوں کو علاج معاہدے کے لئے جیل کے اندر ہی ڈاکٹروں کی سہولت فراہم کی گئی اور ضرورت پڑنے پر ماہرین نفیاں کی خدمات بھی حاصل کی جاتی ہے۔ وفاقی مختصہ نے مختلف یونیورسٹیوں، تعلیمی اداروں کے تعاون سے قیدیوں کے لئے مفت تعلیم کا بندوبست بھی کیا جس کے نتیجے میں خیرپختونخواہ میں جنوری 2019ء سے مارچ 2020ء تک 578 قیدی مختلف درجات کے تعلیمی امتحانات میں پاس ہوئے۔ 122 قیدیوں نے ذینی تعلیم حاصل کر کے سندیں اور سرٹیفکیٹ لئے۔ صوبہ پنجاب میں گزشتہ برسوں میں تقریباً 1514 قیدیوں نے ایف اے، بی اے اور ایم اے کے امتحانات دیے۔ اسی طرح 15213 قیدیوں بھشول خواتین اور بچوں نے الیکٹریشن، موڑ و اسٹڈنگ، پلیبرنگ اور کمپیوٹر سے متعلق تینیکی تعلیم کے مختلف کورس مکمل کئے۔ صوبہ سندھ کی مختلف جیلوں میں بھی قیدیوں کو قابلین بانی، ٹیکسٹائل، کمپیوٹر، کپڑوں کی سلامی اور دیگر فنون سکھانے کے عمل سے گزار جا رہا ہے تاکہ رہائی پانے کے بعد وہ اپنا روزگار بے آسانی تلاش کر سکیں۔

ہر سال ملک بھر کی جیلوں میں قید خواتین اور بچوں کو عید کے موقع پر نئے کپڑے، کھانے پینے کی اشیاء اور بچوں کو تھانے دیئے جاتے ہیں۔ وفاقی مختصہ کی سفارش پر قیدیوں کی خوراک کے مینوں کو ہتر کیا گیا اور اب ہر ہفتے کی خوراک کا باقاعدہ چارٹ بنایا جاتا ہے نیز جیل میں ہنی امراض اور نشے میں مبتلا قیدیوں کو ایک مریض تصور کر کے ان کی دلیکھ بھال کی جاتی ہے۔

اس وقت تقریباً 85 لاکھ پاکستانی بیرون ملک کام کر رہے ہیں چنانچہ ان کے مسائل کے حل کے لئے وفاقی مختصہ نے اپنے سیکرٹریٹ میں باقاعدہ ایک الگ شعبہ قائم کر رکھا ہے جو کافی عرصے سے مصروف کارہے۔ بیرون ملک پاکستانیوں کی سہولت کے لئے وفاقی مختصہ نے پاکستان کے تمام بین الاقوامی ہوائی اڈوں پر ون ونڈ و ڈیک قائم کئے ہیں۔ جہاں بیرون ملک پاکستانیوں سے متعلق 12 سرکاری حکوموں کے افران چوبیں گھنٹے موجود رہتے ہیں اور مسافروں کی شکایات کو موقع پر ہی حل کر دیا جاتا ہے۔ وفاقی مختصہ نے پاکستان کے تمام سفارت خانوں کو بھی ہدایت کر رکھی ہے کہ پاکستان کے سفیر ہفتے میں ایک دن بیرون ملک پاکستانیوں کے لئے مختص کریں اور ان کی شکایات سن کر ان کا فوری ازالہ کریں۔ اس سلسلے میں ہر سفارت خانے کی طرف سے وفاقی مختصہ کو ہر ماہ ایک مفصل رپورٹ بھی ارسال کی جاتی ہے۔ وفاقی مختصہ کی ہدایت پر حال ہی میں سعودی عرب، چین اور کرغستان سمیت کئی ملکوں سے پاکستانی طلبہ اور عام شہریوں کو واپس لانے کے لئے پی آئی اے نے خصوصی پروازیں شروع کیں۔ نیز بیرون ملک وفات پا جانے والے پاکستانیوں کی نعشیں واپس ملنگا نے میں مرکزی کردار ادا کیا۔

حال ہی میں بیرون ملک پاکستانیوں کے لئے ”پاکستان اور بھی کارڈ“، پر فلکر پرنس کویتنی بنانے کی ہدایت کی گئی اور اس پر عمل درآمد شروع ہو چکا ہے جس کے نتیجے میں تقریباً پونے دولاکھ ”کارڈ ہولڈرز“، اپنے طلن میں آنے پر بے آسانی بینک اکاؤنٹ کھول سکیں گے۔ جائیداد خرید سکیں گے نیزان کو matching 68;ata کو تمام مسائل بھی حل ہو جائیں گے۔

وفاقی مختصہ نے پیشہ زر کے مسائل کے حل کے لئے بھی متعدد اقدامات اٹھائے۔ قبل ازیں پیشہ زر صرف نیشنل بنک سے تجوہ اے سکتے تھے، پیشہ زر کو ہر ماہ اپنی پیشہ زر وصول کرنے کے لئے گھٹوں نیشنل بنک کے باہر بھی قطاروں میں کھڑا ہونا پڑتا تھا۔ وفاقی مختصہ نے اس صورتحال کا نوٹ لیا اور اپنے سیکرٹریٹ میں ایک الگ شعبہ قائم کر کے یہ ہدایت کی کہ پیشہ زر کی پیشہ زر کے اکاؤنٹ میں بھی جائے تاکہ وہ جب چاہیں، اے ٹی ایم کارڈ یا چیک کے ذریعے رقم نکلوالیں۔ علاوہ ازیں وفاقی مختصہ نے تمام سرکاری اداروں کو ہدایت کی کہ وہ اپنے ہاں کم از کم گریڈ انیس کے افراد کی سربراہی میں ایک پیشہ زر قائم کریں جو ریٹائرمنٹ سے ایک سال قبل اس کی پیشہ زر کے کاغذات مکمل کرنا شروع کر دے تاکہ اس کی پیشہ زر اور دیگر واجبات کی ادائیگی میں تاثیر نہ ہو۔ اسی طرح ”ادارہ، قومی بچت“ کے حوالے سے وفاقی مختصہ کی کمیٹی نے جو اصلاحات تجویز کی تھیں ان کے نتیجے میں بہت سے شہروں میں کمپیوٹر ایزڈ آٹومیشن سسٹم نے کام کرنا شروع کر دیا ہے جس کے نتیجے میں سینٹر سیٹر، عورتوں اور عام شہریوں کو انتظار میں کھڑے ہو کر وقت ضائع نہیں کرنا پڑتا اور ان کا منافع خود کار سسٹم کے ذریعے ان کے اکاؤنٹ میں جمع ہو جاتا ہے۔ اب اس سہولت کو دیگر شہروں تک بھی پھیلا یا جا رہا ہے اور

متعلقة حکوموں کے ساتھ وفاقی مختصب سیکرٹریٹ میں ایک اعلیٰ سطحی مینگ کے دوران طے پایا ہے کہ اگلے سال کے وسط تک یہ سہولت پورے ملک میں فراہم کر دی جائے گی۔ پاکستان میں اس وقت ساڑھے دس کروڑ سے زائد بچے ہیں جو ہماری کل آبادی کا تقریباً نصف ہے مگر ان کے مسائل کے حل کے لئے کوئی مناسب فورم موجود نہ تھا۔ دنیا کے ترقی یافتہ ممالک میں بچوں کے مختصب کام کر رہے ہیں۔ قانون میں وفاقی مختصب کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ کمشنز تعینات کر سکتے ہیں چنانچہ انہوں نے سابق چیف سیکرٹری جناب اعجاز احمد قریشی کو ”قومی کمشن برائے اطفال“، مقرر کیا تاکہ بچوں کی شکایات کا ازالہ کیا جائے۔ نیشنل چلڈرن کمشنر کے دفتر نے بچوں کے مسائل پر تحقیق کر کے children کے نام سے ایک مفصل رپورٹ بھی شائع کی جو بچوں کے مسائل پر ایک تحقیقی درستاویز ہے علاوہ ازیں وفاقی مختصب نے بچوں کے حقوق اور مسائل سے آگاہی اور ان کے حل نیز بچوں کے ساتھ ہونے والی زیادتیوں کے ازالے کے لئے معروف قانون دان اور سابق وزیر قانون جناب ایں ایم ظفر کی سربراہی میں ارکان پارلیمنٹ اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے سینئر افسران پر مشتمل ”نیشنل چلڈرن کمیٹی“ قائم کی۔ اس انسس رکنی کمیٹی میں بچوں کے حقوق کے حقوق کے لئے کام کرنے والی این جی اور اور نمائیں سماجی شخصیات کو بھی شامل ہیں۔

”نیشنل چلڈرن کمیٹی“ نے قیدی بچوں پر بطور خاص توجہ دی اور ملک کی مختلف جیلوں کے دورے کر کے جیلوں میں قیدی بچوں کے مسائل سے آگاہی حاصل کی۔ قیدی بچوں میں ایسے معصوم بچے بھی شامل ہیں جو اپنے کسی جرم کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنی ماوں کی وجہ سے جیل میں ہیں۔ کمیٹی کو معلوم ہوا کہ مختلف جیلوں میں قید بچے انتہائی کسپرسی کی زندگی پر کر رہے ہیں اور انہیں بنیادی حقوق تک سے محروم رکھا جا رہا ہے چنانچہ ”قومی چلڈرن کمیٹی“ نے مخیر حضرات کے تعاون سے قیدی بچوں کی مشکلات کو کم کرنے کی کوشش کی اور پاکستان سوٹ ہومز کے سربراہ کے خصوصی تعاون سے لاہور کی کوٹ لکھپت جیل میں بچوں کے لئے پہلا سوٹ ہوم ہوم میں بچوں کو جیل کے اندر کھلے ماحول میں تعلیم اور صحت کے ساتھ ساتھ تمام بنیادی سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔ پاکستان کی تمام جیلوں میں بچوں کے لئے سوٹ ہوم قائم کرنے کے پروگرام پر بھی کام جاری ہے۔ وفاقی مختصب کی اس کمیٹی نے جیلوں میں بند شیر خوار اور چھوٹے بچوں کو دودھ، خوراک اور دیگر بنیادی سہولیات کی فراہمی کے لئے بھی مخیر حضرات کے تعاون سے متعدد اقدامات اٹھائے۔ کمیٹی نے پاکستان بھر کی 85 جیلوں میں قید 1700 بچوں اور 1600 خواتین کو اس عید الفطر کے موقع پر مفت کپڑے، کھلونے اور دیگر ضروری اشیاء فراہم کیں۔